رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۞ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۴ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۵ فروری ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۸۱

جماعت احمدیہ پر احرار کے انتہائی شرمناک مظالم

حکام کے عدل و انصاف کا تازہ نمونہ

چونکہ احرار کے لئے عوام کو لُوٹنے اور اپنی ذاتی اغراض کے حصول کے لئے آلۂ کار بنانے کا واحد ذریعہ صرف جماعت احمدیہ کی مخالفت رہ گیا ہے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ انہیں اور ان کے ظاہرہ و پوشیدہ حامیوں کو ناکامی پر ناکامی حاصل ہو رہی ہے۔ وہ انسانیت اور شرافت کو بالائے طاق رکھ کر روز بروز بدزبانی افترا پردازی اور الزام تراشی میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ کچھ دنوں سے انہوں نے نہایت بے باکی۔ اور بے حیائی سے جماعت احمدیہ کے مقدس امام۔ اور دوسرے بزرگوں کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنے کا مشغلہ اختیار کر رکھا ہے۔ جنہیں کوئی بھی شریف انسان سُننے اور کوئی بھی معقول انسان کچھ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کے کذب صریح ہونے۔ اور ان کے لفظ لفظ کے بناوٹی نظر آنے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔

کچھ عرصہ سے "ترجمان احرار" مجاہد میں اس قسم کے گندے مضامین جن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ اور جماعت احمدیہ کے دوسرے ذمہ وار اصحاب حتیٰ کہ احمدی خواتین پر نہایت ناپاک اور اشتعال انگیز اتہامات لگائے جاتے ہیں۔ پے در پے شائع ہو رہے ہیں۔ اور ان پرچوں کو جماعت احمدیہ کے مرکز میں نہایت اشتعال انگیز اعلانات کے ذریعہ بانٹا جاتا۔ اور ان کے متعلق بورڈ پر لکھ کر اعلان کیا جاتا ہے۔ تاکہ احمدیوں کو ستایا۔ اور دکھ دیا جائے۔ اور انتہائی رنگ میں تنگ کر کے نقص امن کیا جائے۔ علاوہ ازیں باہر کے بدزبان اور بدکردار لوگ ہر ہفتہ قادیان میں آ کر کھلم کھلا انتہائی بدزبانی کرتے۔ اور احمدیوں کو خواہ مخواہ اشتعال دلاتے ہیں۔

یہ صریح ظلم اس شدت اور اس زور کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کہ ایک اندھا اور بہرہ انسان بھی اسے بخوبی محسوس کر سکتا ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ امن کے ذمہ وار حکام اور مظالم کو روکنے کے ذمہ وار افسر اور فحش نویسی اور فحش گوئی کو روکنے والے سرکاری کارندے اس طرح آنکھوں پر پٹی باندھے۔ اور کانوں میں تیل ڈالے پڑے ہیں۔ کہ گویا کچھ ہو ہی نہیں رہا۔ اگر کسی سرکاری افسر کے خلاف کوئی ایسی خبر شائع ہو جائے۔ جو اس کے مفاد کے خلاف ہو۔ یا کسی سرکاری افسر پر کوئی الزام لگائے۔ یا کوئی فحش اشتہار شائع کرے۔ تو گورنمنٹ کی مشینری فوراً حرکت میں آ جاتی ہے۔ اور ملزم کو مجرم قرار دے کر سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتی۔ لیکن کس قدر اندھیر ہے۔ کہ کئی لاکھ کی ایسی جماعت جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے معززین اور تعلیم یافتہ لوگ شامل ہیں۔ اس کے مذہبی راہنما۔ اور امام کے خلاف احرار کی طرف سے نہایت ہی فحش اور گندے اتہامات لگائے جاتے ہیں۔ اخبار میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اور احمدیت کے مرکز میں ان کی اشاعت کی جاتی ہے۔ لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ پھر جماعت احمدیہ کی خواتین کے خلاف محض فتنہ و شرارت پھیلانے کے لئے الزام لگائے جاتے۔ اور بدزبانی کر کے احمدیوں کے صبر و قرار کی آزمائش کی جا رہی ہے۔ مگر حکومت کوئی پروا نہیں کرتی۔ جماعت احمدیہ کے بزرگوں اور سرکردہ اصحاب کے خلاف گند اچھالا جاتا۔ اور ان کے متعلق بالکل جھوٹے قصے بنا بنا کر شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ احمدیوں کو مشتعل کیا جائے۔ مگر حکومت کو اس میں کوئی خلافِ امن بات نظر نہیں آتی۔

ایک طرف تو جماعت احمدیہ کے متعلق حکومت کا یہ رویہ ہے۔ اور اس طرح احمدیوں کو نہایت کڑی آزمائش میں ڈالا جا رہا۔ اور ان کے لئے مصائب کے دروازے کھولے جا رہے ہیں۔ مگر دوسری طرف جب دو احراری لونڈے ایک منصوبہ کے ماتحت جب قادیان میں آ کر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ایک احاطہ میں جبراً داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اور انہیں مداخلت بے جا سے روکا جاتا ہے۔ تو روکنے والوں کو بھی گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اور پھر معاً بعد نقصِ امن کا خطرہ ظاہر کر کے یہ حکم دے دیا جاتا ہے۔ کہ احاطہ کے دروازے بالکل کھول دیئے جائیں۔ اور کسی کو اس میں داخل ہونے سے نہ روکا جائے۔ حالانکہ صدر انجمن احمدیہ کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ اس احاطہ کی مالک ہے۔ اور اس میں مداخلت کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ عدالت نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ یہ حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ دروازے سب لوگوں کے لئے کھول دیئے جائیں۔ کیونکہ نقضِ امن کا خطرہ ہے۔

گویا دو بیرونی احراری لونڈوں کو اگر صدر انجمن احمدیہ ایک ایسی زمین میں بے جا مداخلت سے روکے جسے وہ اپنی ملکیت سمجھتی ہے۔ تو فوراً نقصِ امن کا سخت خطرہ محسوس کر لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر احراری ہر ہفتہ قادیان میں آ کر جماعت احمدیہ کے بانیؑ۔ موجودہ امام۔ اور دوسرے بزرگوں اور خواتین کے متعلق گندی سے گندی بکواس کرتے رہیں۔ اور احرار کا ترجمان ہر روز جھوٹے۔ اور فرضی اتہامات لگا کر جماعت احمدیہ کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ اور احراری ایجنٹ ان پرچوں کو اشتعال انگیز اعلانات کے ساتھ تقسیم کرتے رہیں۔ تو حکام کو اس میں نقصِ امن کا کوئی خطرہ نظر نہیں آتا۔

اس سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے متعلق بعض ذمہ دار حکام کا کیا رویہ ہے۔ اور وہ کہاں تک عدل و انصاف کے مطابق ہے۔ جماعت احمدیہ ایک عرصہ سے احرار کے انتہائی مظالم برداشت کر رہی ہے۔ اور آئندہ کے لئے بھی بالکل تیار ہے۔ مگر حکومت کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا اس کی شان کے بھی شایاں ہے۔ اور وہ اس طرح اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ ایک ناقابل تنفیذ امر کے متعلق تو اس نے فوراً نقص امن کا خطرہ محسوس کر لیا جاتا ہے۔ کہ سکھ ہے پر چہ ... احراری لونڈے قانون شکنی کرکے مداخلت بے جا کے مرتکب ہونا چاہتے تھے لیکن جماعت احمدیہ چونکہ قانون کا احترام کرتی اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی بجائے حکومت سے انصاف طلب کرتی ہے۔ اس لئے اس پر جس قدر بھی مظالم ہو رہے ہیں۔ اور کھلم کھلا ہو رہے ہیں۔ ان کے انسداد کی ضرورت ہی نہیں سمجھی جاتی۔ کیا یہ انصاف ہے۔ اور کیا یہ قانون کے احترام کے قیام کی صورت ہے۔

پولیس مقیم قادیان کی خلاف انصاف اور خلاف قانون کارروائی

کے خلاف

صدائے احتجاج

اپنے حقوق کی حفاظت کیلئے ہم ہر قربانی پیش کرنے کیلئے تیار ہیں

نیشنل لیگ امرتسر کی قراردادیں

امرتسر ۲ فروری۔ آج ایک بجے دوپہر مسجد احمدیہ امرتسر میں مقامی نیشنل لیگ کا فوری اور غیر معمولی اجتماع ہوا۔ جس میں بالاتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) نیشنل لیگ امرتسر کا یہ اجلاس قادیان کی مقامی پولیس کی اس سراسر خلاف انصاف خلاف قانون کارروائی پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ جس کا مظاہرہ ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء کو رتی چھلہ قادیان میں دو احراریوں کی مداخلت بے جا پر دو احمدیوں کی گرفتاری کی صورت میں کیا گیا۔ نیشنل لیگ امرتسر کے اس اجلاس کے نزدیک مقامی پولیس قادیان کا یہ رویہ جانبدارانہ اور ظالمانہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کو حفاظت خود اختیاری کے حق سے بھی محروم کیا جارہا ہے۔ جو حکومت برطانیہ کے تمام حصوں میں حضور ملک معظم کی رعایا کے تمام طبقات کو حاصل ہیں۔ قادیان کی مقامی پولیس کا یہ رویہ تمام جماعت احمدیہ میں سخت اضطراب اور ہیجان پیدا کر دینے والا ہے۔

(۲) نیشنل لیگ امرتسر کا یہ اجلاس اپنے ان دو احمدی بھائیوں کو مبارک باد پیش کرتا ہے۔ جنہیں ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء کو رتی چھلہ قادیان میں اپنے جائز حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔

(۳) نیشنل لیگ امرتسر کا یہ اجلاس جناب صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ کی خدمت میں کامل جوش کے ساتھ عرض کرتا ہے۔ کہ نیشنل لیگ امرتسر کے تمام ممبر اپنے حقوق کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت گوش بر آواز ہیں۔ قید و بند یا کوئی دوسری مشکل ہمارے رستہ میں حائل ہو کر ہم کو اپنے جائز حقوق کی حفاظت کے لئے اولین فرض کی ادائیگی سے روک نہیں سکتی۔ بلکہ اس پاک مقصد کے لئے قید ہونا یا مارا جانا ہم عین سعادت یقین کرتے ہیں۔

(۴) بالاتفاق قرار پایا کہ ان ریزولیوشنز کی نقول ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند۔ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب امرتسر۔ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور پریس اور صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ کو ارسال کی جائیں۔

(نامہ نگار از امرتسر)

لاہور سٹیشن پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تشریف آوری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ یکم فروری کو بسلسلہ سفر سندھ لاہور تشریف لائے۔ جنڈپوڑ اور دوسرے سٹیشنوں پر احباب حضور کی ملاقات اور زیارت کے لئے پہونچے ہوئے تھے۔ لاہور سٹیشن پر جماعت احمدیہ کے بہت بڑے مجمع نے حضور کا پرجوش استقبال کیا۔ اور جماعت احمدیہ لاہور نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کے خدام کو کھانا کھلایا۔ (رپورٹر الفضل)

احرار کو مداخلت بیجا سے روکنے والے احمدی حوالات میں

رتی چھلہ کے اس احاطہ میں جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے۔ ۳۱ جنوری کو مداخلت بیجا کرنے والے احراریوں کو روکنے والے دو احمدیوں کو جن میں سے ایک کا نام منگو اور دوسرے کا نام سراج دین ہے پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ ان کو صاحب مجسٹریٹ علاقہ نے ضمانت پر رہا کر دیا تھا لیکن چونکہ ان کی گرفتاری زیر دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ ضابطہ فوجداری خلاف قانون سمجھی گئی ہے اس لئے ان کی ضمانتیں منسوخ کرادی گئیں۔ اور اب وہ حوالات میں بند ہیں۔ اس مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء بمقام بٹالہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی عدالت میں ہوگی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بخیریت نواب شاہ سندھ پہنچ گئے

دوران سفر میں مختلف سٹیشنوں پر احمدی احباب کی طرف سے مخلصانہ استقبال

(رپورٹر الفضل کا خاص تار)

نواب شاہ۔ ۳ فروری۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مع خدام یکم فروری کو ساڑھے نو بجے رات اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان روانہ ہوئے۔ لاہور چھاؤنی، رائے ونڈ، کوٹ رادھا کشن، پتوکی کے سٹیشنوں پر مقامی جماعتوں نے حضور کا استقبال کیا۔ باوجود اسکے کہ نصف شب کے بعد گاڑی منٹگمری پہنچی۔ مقامی جماعت بہت بڑی تعداد میں حضور کی ملاقات کیلئے موجود تھی۔ گاڑی علی الصبح ملتان پہنچی۔ وہاں بھی سٹیشن پر مقامی جماعت کے تمام احباب حاضر تھے۔ بہت سے غیر احمدی معززین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن کا امیر جماعت احمدیہ ملتان نے حضرت امیر المومنین سے تعارف کرایا۔ بہت سے جماعت ملتان کے احباب گاڑی میں ساتھ ہو گئے۔ لودھراں کے سٹیشن پر احباب کی طرف سے ناشتہ کا انتظام تھا۔ وہاں بھی مقامی اور گرد و نواح کے احمدی مرد اور عورتیں کثیر تعداد میں جمع تھیں۔ چھوٹی عمر کے بچوں نے مناسب موقعہ نظمیں پڑھیں۔ جلیب، شجاع آباد، دنگا، اوالا، بہاولپور، سماسٹہ، ڈیرہ نواب اور خانپور کے احباب بھی اپنے اپنے سٹیشنوں پر حضور کی زیارت کے لئے جمع تھے۔ خانپور کے احمدی احباب کے ساتھ بہت سے غیر احمدی اصحاب بھی حضور کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ڈیرہ نواب شاہ سٹیشن پر مولوی غلام احمد صاحب اختر نے ایک نہایت اعلیٰ فارسی نظم پڑھی۔ ہر سٹیشن پر احباب نے انتہائی محبت اور عقیدت کا اظہار کیا۔ اور حضور کی خدمت میں مٹھائی وغیرہ پیش کی۔ گاڑی ۲ فروری ساڑھے پانچ بجے بعد دوپہر روہڑی پہونچی۔ جہاں گرد و نواح کے احمدی بکثرت جمع تھے۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں کھانے کی چیزیں پیش کیں۔ محراب پور ایک خاتون نے بیعت کی۔ خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب برج انسپکٹر نے اجازت حاصل کرکے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ جو حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ بدگیارہ بجے رات حضور مع خدام نواب شاہ پہنچے۔ جہاں نواب محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ اور گرد و نواح کے علاقہ کے احباب نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور ۴ فروری تک یہاں قیام فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ فروری۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سندھ کو تشریف لے جانے پر مقامی امیر جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ نے اپنے ہاں بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں آج اپنے مکان پر ایک مختصر سی دعوت دی۔ احباب بچہ کی درازی عمر اور دینداری کے لئے دعا فرمائیں۔

موجودہ زمانہ میں اسلام کے خلاف عیسائیت کی جدوجہد

جناب مولوی محمد یار صاحب کی جلسہ سالانہ پر تقریر

عیسائیت اور احمدیت

مختلف مذاہب کے پیرؤوں کی تعداد کا مقابلہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں عیسائی سب سے زیادہ ہیں۔ اور پھر زیادہ تر ان ممالک میں ہیں۔ جو ترقی یافتہ خیال کئے جاتے ہیں۔ پس ایک ایسی جماعت کے لئے جس کے قیام کی غرض ہی تمام مذاہب کا مقابلہ کر کے ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانا ہے۔ یہ جاننا نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ لوگ جو تعداد میں زیادہ ہونے کے علاوہ ایسے ذرائع رکھتے ہیں۔ جن سے وہ اسلام کو کافی حد تک نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ اس فطری مذہب کے خلاف آج کیا کوششیں کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ایک بڑی غرض کسر صلیب قرار دی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ کے مامور کا یہ ایک عظیم الشان کام ہوگا۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم صلیبی مذہب کی اشاعت کرنے والوں کی جدوجہد کا مطالعہ رکھیں تاکہ ہم صحیح طور پر اس کا مقابلہ کر سکیں۔

اسلام کے خلاف عیسائیوں کے دو طریق

جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ عیسائی دو طریق سے اسلام کے خلاف اثر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اول اس طرح کہ موجودہ زمانہ میں ایسے ایسے اعتراضات اسلام کے خلاف پیش کرتے ہیں۔ جن سے پڑھے لکھے لوگوں پر یہ اثر ڈالا جاتا ہے۔ کہ اسلام کوئی قابل قبول مذہب نہیں ہے۔

دوم۔ بنی نوع انسان کی بھلائی و بہتری کے لئے بعض کام کر کے ان کو عیسائیت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور اس طرح مسلمانوں کو عیسائیت کی طرف مائل کر کے غیر مسلموں خصوصاً عیسائیوں کو اسلام سے متنفر کیا جاتا ہے۔

اسلام کے خلاف جو بڑے بڑے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے میں اس وقت صرف دو کو لیتا ہوں:-

اسلام پر تشدد کا اعتراض

پہلا اعتراض یہ ہے۔ کہ اسلام جنگ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ خود بانیٔ اسلام (علیہ السلام) جنگوں میں شریک ہوئے۔ اور اسلام کی اشاعت کا انحصار زیادہ تر تلوار پر ہے۔ یورپ کے عام لوگوں کے ذہن میں یہ بات اس طرح راسخ ہے جیسے پتھر پر نقش ہوتا ہے۔ ہر شخص بلاتکلف جھٹ کہہ دیتا ہے۔ کہ اسلام تو جبر کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے تلوار سے ہی پھیلا ہے۔ گویا یہ ایسی مسلمہ حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں۔ لیکن موجودہ زمانہ کے محققین یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ قرآن مجید میں ایسی آیات ہیں۔ جن میں ضمیر کی آزادی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن وہ بعض صحیح واقعات کو لے کر ان سے اس طرح نتائج نکالتے ہیں۔ کہ اصل واقعات سے ناواقف لوگوں پر اسلام کے خلاف اثر ہوتا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے۔ کہ جب تک نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں رہے۔ اس وقت تک چونکہ کوئی ظاہری طاقت نہ رکھتے تھے۔ اس لئے ہمیشہ نرمی اور محبت کی تعلیم اپنے ماننے والوں کو دیتے رہے۔ لیکن مدینہ جانے کے بعد جب آپ کو کچھ طاقت حاصل ہوگئی۔ تو مخالفین سے جنگ کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ سر ولیم میور نے لائف آف محمدؐ کے صفحہ ۱۹۸ پر شروع ہجرت کے بعض واقعات بیان کر کے یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مدینہ پہونچکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ آسان ہوگیا۔ کہ وہ ان قافلوں پر حملہ کر سکیں۔ جو مکہ سے تجارت کے لئے مدینہ کے راستہ شام کو جایا کرتے تھے۔ علاوہ تجارتی مال کو حاصل کرنے کی خواہش کے ان کے مدنظر یہ بھی تھا۔ کہ نعوذ باللہ ڈاکوؤں کی طرح اچانک حملہ کر کے وہ کامیاب ہو سکیں گے۔ آخرکار اس تجویز پر عمل کیا گیا۔ اور اسلام کو آہستہ آہستہ فتح حاصل ہوگئی۔ اسی طرح بعض اور ہوشیار یوروپین نے بھی اسی رنگ میں اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

پھر موجودہ زمانہ کے لوگ چونکہ مختلف جنگوں کے نتائج دیکھ کر جنگ سے بیزار ہیں عیسائی دنیا حضرت مسیحؑ کے حلم کی تعلیم کو پیش کرتی ہے اور کہا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مسیحؑ سے کیا نسبت؟ موخر الذکر تو ایک روحانی انسان تھا۔ اس کو دنیا کے جھگڑوں سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ لیکن بانیٔ اسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے جنگیں کیں۔ انگلستان میں قیام کے دوران میں مجھ پر کئی دفعہ یہ اعتراض کیا گیا۔ کہ قطع نظر حالات کے جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگوں میں شریک ہوئے۔ آپ کا یہ فعل مہذب دنیا کی نظر میں مستحسن نہیں ہے۔

ایک دفعہ دو عورتوں سے اسلام کی صداقت کے متعلق میری گفتگو ہو رہی تھی بائیبل سے پیش کردہ دلائل کا جب وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکیں۔ تو ایک نے بے اختیار کہا:-

We can not believe in Mohammad as a Prophet. he was only a Warrior.

یعنی ہم محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایک نبی تسلیم نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ وہ تو صرف ایک جنگجو انسان تھا۔

مسلمانوں کی ہجرت کے بعد مخالفین کی شرارتیں

یہ بات تو صحیح ہے۔ کہ جنگ کا آغاز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے مدینہ جانے کے بعد ہوا۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ اس وقت چونکہ مسلمانوں کو کچھ طاقت حاصل ہوگئی تھی۔ اس لئے انہوں نے جنگ کی طرح ڈالی اور پھر اس کو واقعات سے ثابت کرنے کی کوشش کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ مکی زندگی میں مسلمانوں نے اس لئے صبر کیا۔ کہ وہ کمزور تھے۔ اور مدینہ جانے کے بعد اس لئے جنگ چھڑ گئی۔ کہ مسلمان طاقتور ہو گئے تھے۔ تو یقیناً اسلام کے خلاف یہ ایک ایسا اعتراض ہے جس کا کوئی جواب نہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیرکٹر پر ایک ایسا دھبہ ہے جس کا مٹانا آسان نہیں۔ لیکن جب ہم واقعات پر غور کرتے ہیں۔ تو جہاں ایک طرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسلمان مدینہ میں بھی تھوڑے اور کمزور تھے۔ وہاں یہ امر بھی بالکل ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ مدینہ پہونچنے کے بعد لڑائی کی ابتدا ہرگز مسلمانوں کی طرف سے نہیں ہوئی۔ چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ تو قریش کو سخت رنج ہوا۔ کہ آپ ان کے ہاتھوں بچکر نکل گئے۔ اور مدینہ میں جاکر امن کی زندگی حاصل کی۔ انہوں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو جو کہ مدینہ کے قبیلہ خزرج کا سردار تھا۔ ایک خط ان الفاظ میں لکھا:۔

انکم اویتم صاحبنا و انا نقسم باللہ لتقاتلنہ او لتخرجنہ او لنسیرن الیکم باجمعنا حتی نقتل مقاتلتکم و نستبیح نساءکم (ابو داؤد)

یعنی تم لوگوں نے ہمارے ساتھی (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پناہ دی ہے۔ اور ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں۔ کہ یا تو تم اس کے ساتھ لڑائی کرو۔ یا اس کو اپنے شہر سے نکال دو۔ ورنہ ہم اپنا لشکر لے کر تم پر چڑھائی کریں گے اور تمہارے مردوں کو قتل کر دیں گے۔ اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کر کے انہیں اپنے لئے جائز کر لیں گے۔

لیکن جب عبد اللہ بن ابی۔ اور اس کے ساتھیوں نے جو اسلام کے چھپے دشمن تھے۔ اپنے بعض مصالح کے باعث اس خط پر عمل نہ کیا۔ تو قریش نے کچھ عرصہ کے بعد اسی قسم کا ایک خط مدینہ کے یہود کے نام ارسال کیا۔

جب قریش نے دیکھا۔ کہ اوس و خزرج مسلمانوں کی پناہ سے دست بردار نہیں ہوتے۔ تو انہوں نے دوسرے قبائل عرب کا دورہ کرکے ان کو مسلمانوں کے خلاف اکسانا شروع کر دیا۔ اور چونکہ بوجہ خانہ کعبہ کا متولی ہونے کے قریش کا سارے عرب پر ایک خاص اثر تھا۔ اس لئے قریش کی انگیخت سے کئی قبائل مسلمانوں کے جانی دشمن بن گئے۔ یہ سب اس وقت کی باتیں ہیں۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قریش کے مظالم سے تنگ آکر مکہ کو چھوڑ کر مدینہ جا چکے تھے۔ اور خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اب قریش مسلمانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں گے۔ لیکن اب علاوہ اس کے کہ قریش جن کی تعداد ہزاروں نفوس پر مشتمل تھی۔ اور جو دولت و ثروت اور سامانِ حرب میں مسلمانوں سے کئی درجہ زیادہ مضبوط تھے۔ اسلام کو مٹانے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ عرب کے بہت سے دوسرے قبائل بھی ان کی پشت و پناہ بن گئے تھے۔

مسلمانوں نے کن حالات میں جنگ کی

برخلاف اس کے مسلمانوں کی لڑائی کے قابل تعداد چند سو سے زیادہ نہ تھی۔ اور ان چند سو نفوس میں بھی کثرت ان لوگوں کی تھی۔ جو سخت درجہ کمزوری اور غربت کی حالت میں تھے۔ اور بعض کو تو آئے دن فاقے کی نوبت آتی تھی۔ ان میں سے بہت کم ایسے تھے۔ جو اپنے لئے لڑائی کا معمولی سامان تک مہیا کر سکتے۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کے لئے سخت خطرات تھے۔ ان کو راتوں کو نیند نہیں آتی تھی۔ اور ان کے لئے اب موت و زندگی کا سوال تھا۔ پس ان نازک حالات میں خدا تعالےٰ کا یہ حکم نازل ہوا۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر کہ مسلمانوں کو جن کے خلاف کفار نے لڑائی کی۔ لڑنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کی مدد پر قدرت رکھتا ہے۔ (سورہ حج) اس حقیقت کو بعض یورپین محققین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ Emile Dermenghem. لائف آف محمد کے صفحہ ۱۲۲ پر لکھتا ہے۔

"مسلمانوں نے دس سال تک اس دبے

کہ قرآن نے ان کو صبر کی تلقین کی۔ تمام قسم کی تکالیف کو بغیر کسی قسم کا مقابلہ کئے جھیلا۔ اب جبکہ وہ اپنے گھروں سے جلا وطن کئے گئے تھے۔ ان کے لیڈر کے سر کے لئے انعام مقرر کیا گیا۔ ہجرت سے کہ ایک لڑائی کی سی حالت قائم تھی۔ اور اسلام کے لئے زندگی اور موت کا سوال تھا۔ صرف لڑائی ہی اس کے فیصلہ کرنے کا ذریعہ تھا۔ اگر قریش مدینہ پر حملہ کرکے کامیاب ہو جاتے۔ تو اس سے مراد یقیناً اسلام کا خاتمہ تھا۔ پس ان حالات میں مسلمانوں کے لئے ضروری ہو گیا۔ کہ وہ ان سے لڑائی کریں۔ جنہوں نے بے انصافی سے انہیں ان کے گھروں سے اس لئے نکال دیا۔ کہ انہوں نے کہا ہمارا خدا ایک خدا ہے"۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جنگوں میں شریک ہونا بنی نوع انسان کے لئے نمونہ قائم کرنے کی غرض سے تھا۔ میں نے کئی دفعہ معترضین کو جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات کا نقشہ کھینچ کر بتلایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے عملی تعلیم دے کر ثابت کر دیا۔ کہ آپ تمام انبیاء سے روحانی شان میں بڑھے ہوئے تھے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے

(باقی)

ہندوستان میں مسئلہ بیکاری اور اس کا انسداد

اگرچہ دنیا کے کم و بیش تمام ممالک چند سالوں سے عالمگیر اقتصادی ادبار کے ماتحت جو ماہرین علم الاقتصادیات کے نزدیک دائرہ کی شکل میں ہر دس سال کے بعد رونما ہوتا ہے۔ بیکاری کی لعنت میں گرفتار ہیں۔ تاہم بیکاری کا مرض جس شدت سے ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے۔ اور پھیل رہا ہے۔ اس کی نظیر دنیا کے کسی اور حصے میں بہت کم ملے گی۔ جرمنی اور انگلستان کے بیکاری کے متعلق اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ ان ممالک میں بیکاروں کی تعداد لاکھوں تک پائی جاتی ہے۔ لیکن وہاں کی حکومتیں مستعدی کے ساتھ بیکاری کے انسداد کی تدابیر اختیار کر رہی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں مسئلہ بیکاری کے متعلق حکومت کی روش اور یہاں کے طریق تعلیم کے پیش نظر ہرگز یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ مستقبل قریب میں ہندوستان سے بیکاری کی لعنت دور ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں بیکاری کی زیادہ تر ذمہ دار حکومت کی سرد مہری اور یونیورسٹیوں کا طریق تعلیم ہے۔ ملک کی یونیورسٹیاں ہر سال لاکھوں کی تعداد میں نوجوانوں کو ڈگریاں دیتی ہیں۔ جو ملازمت کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور آخر سب طرف سے ناکامی ہی ناکامی دیکھ کر مایوسی کا شکار ہو جاتے۔ اور بیکاری کی وجہ سے ایسی سوسائیٹیوں کا آلۂ کار بن جاتے ہیں۔ جو انہیں تباہی اور بربادی کے راستہ پر لے جاتی ہیں۔ اور اس طرح ملک کے لئے بجائے مفید ہونے کے سخت نقصان رساں ثابت ہوتے ہیں۔ کالجوں میں شیکسپیئر کے چند ڈرامے ازبر کر لینا۔ یا ہومر کی چند نظموں کا رٹ لینا کانٹ یا شوپن ہار کے دقیق فلسفہ اور منطق کا یاد کر لینا۔ انسان کو عملی زندگی میں کوئی مدد نہیں دے سکتا۔ ایسے علوم چند نفوس کے لئے ذریعہ معاش مہیا کر سکتے ہیں۔ لیکن ہزاروں لاکھوں انسانوں کی زندگی کے ہرگز کفیل نہیں ہو سکتے۔

اس وجہ سے سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہندوستان کے طریقہ تعلیم کی اصلاح کی جائے۔ صنعت و حرفت سکھائی جائے۔ دستکاری اور سائنس کو فروغ دیا جائے۔ نئے نئے پیشے نکالے جائیں۔ اور نوجوانوں کو ان کے فطری رجحان کے متعلق ان میں لگایا جائے۔ کچھ عرصہ ہوا ملک میں مروجہ طریق تعلیم کو جس کی بنیاد لارڈ میکالے نے اس وقت کی حکومت کے لئے دیسی کلرک مہیا کرنے کی غرض سے ڈالی تھی تبدیل کرنے کی تجویز ہوئی تھی۔ لیکن افسوس کہ عملی طور پر ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔ یا بہت ہی کم ہوا ہے۔

پچھلے دنوں حکومت یو۔پی نے بیکاری کے مسئلہ کے متعلق تحقیق کرنے اور اس کے انسداد کے ذرائع تجویز کرنے کے لئے ایک کمیٹی زیر صدارت رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ تعلیم کے تمام مراتب کی اصلاح کی جائے۔ اور ان کی از سر نو تشکیل عمل میں لائی جائے۔ پرائمری تعلیم کو دیہاتی ضروریات اور زراعتی حالات کے مطابق بنایا جائے۔ ثانوی تعلیم کو یونیورسٹی تعلیم سے بے نیاز کر کے زیادہ مکمل اور زیادہ کار آمد بنایا جائے۔ یونیورسٹیوں میں علمی تحقیق و تفحص اور سائنس اور صنعتوں کی ترویج کے پہلو پر بہت زور دیا جائے۔ نظام تعلیم میں اصلاح کے علاوہ کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی ہے۔ کہ جدید طریقوں کے مطابق صنعت و حرفت کے سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اور ان کے فارغ التحصیل طالب علموں کو کام پر لگانے کی کوشش کی جائے۔ رپورٹ میں اس بات کی بھی سفارش کی گئی ہے۔ کہ حکومت یونیورسٹیاں محکمہ تعلیم اور لوکل بورڈوں کو تعلیم یافتہ بیکار نوجوانوں کی فہرستیں رکھنی چاہئیں۔ تخفیف شدہ اسامیوں کو دوبارہ پر کیا جائے۔ اور ریٹائرمنٹ کے قوانین کا سختی سے نفاذ کیا جائے۔ رپورٹ میں اس رائے کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ کہ والدین کو ان کی اولاد کی دماغی صلاحیتوں کا اندازہ لگانے کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ تاکہ وہ معلوم کر سکیں کہ کونسا پیشہ ان کے بچوں کے لئے بہتر ہوگا۔

ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے سے بلاشبہ بیکاری کا بہت حد تک انسداد ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا ہے حکومت یو۔پی ان تجاویز کو آئندہ کے لئے اپنا لائحہ عمل بنانے کی طرف توجہ کرے گی۔ حکومت یو۔پی کی اس مثال کی تقلید کرتے ہوئے دوسری صوبائی حکومتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بیکاری کے اسباب اور ان کے انسداد کے ذرائع کے متعلق تحقیقاتی کمیٹیوں کا تقرر عمل میں لائیں۔ اور ان کی پیش کردہ تجاویز کو اپنا لائحہ عمل بنا کر بیکاری کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بیکاری اقتصادی اور اخلاقی لحاظ سے ملک کے لئے جہاں بیحد نقصان رساں ثابت ہو رہی ہے۔ وہاں سیاسی طور پر بھی اس کے نہایت مہلک نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اور علاوہ ازیں ہر مہذب حکومت کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ اس کے انسداد کیلئے کوشش کرے۔

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب جاپان

چین کی سیاسیات حاضرہ کے متعلق پانچ اہم باتیں

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

چین میں دوران ہفتہ میں متعدد اہم واقعات رونما ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ طلباء کی جو ایجی ٹیشن شمالی چین میں دو صوبوں کی نیم مختاری طرز حکومت کے خلاف تھی۔ اس نے پہلو بدل کر اب یہ صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ ملک میں یہ تحریک پیدا کی جائے کہ غیر ملکی مال نہ خریدا جائے۔ ۲۵ / دسمبر کو مختلف جماعتوں اور طلباء کے نمائندے کوئی دو ہزار کی تعداد میں سٹی آف ننکنگ میں جمع ہوئے جنہوں نے بغرض گلی کوچوں میں مظاہرے کئے اور ہینڈ بل تقسیم کئے۔ جن میں یہ ترغیب دی گئی تھی۔ کہ چینیوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے ملک کی مصنوعات استعمال کریں۔ اور بدیشی اشیاء کا استعمال نہ کریں۔ اور یہ کہ جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ وہ ملک سے غداری کرتا ہے۔

جاپانی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ طلباء کی ایجی ٹیشن نے جو صورت اب اختیار کی ہے۔ یہ درحقیقت جاپانی مال کے بائیکاٹ کی تحریک ہے۔ اور اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اگر اس تحریک نے طاقت پکڑ لی۔ تو اس قسم کی دشوار پیچیدگیاں پیدا ہونے کا خطرہ لاحق ہو جائے گا جس قسم کی پیچیدگیاں مانچوریا اور شنگھائی incidents کا باعث ہو گئی تھیں۔ بناء بریں جاپان باریک نظری سے ان واقعات پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے۔ کہ چین کی حکومت کو یہ خیال آیا ہے۔ کہ ہوپی و چہار میں جو نئی طرز حکومت قائم ہوئی ہے۔ اس کو وسیع کر کے شمالی چین کے پانچوں صوبوں کو اس میں شامل کر دیا جائے۔ بشرطیکہ یہ علاقے جنرل ہو کو جو کہ ننکنگ کا آدمی ہے۔ اس علاقے کا حاکم اعلےٰ تسلیم کر لیں۔ یاد ہو گا۔ کہ جب ہوپی و چہار کی نئی طرز حکومت کا سوال اٹھا۔ تو ننکنگ نے یہ کوشش کی تھی۔ کہ یہ صوبے خود مختار حکومت اختیار کرتے ہوئے ساتھ ہی جنرل ہو کو حاکم اعلےٰ مان لیں۔ مگر اس میں ننکنگ کو کامیابی نہ ہوئی تھی۔ اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ چینی حکومت یہ چاہتی ہے۔ کہ شمالی چین کے پانچوں صوبوں کو نیم خود مختار حکومت دیدے۔ مگر اس کے عوض اس حکومت کے سرپا ایک آدمی رکھدے۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ جس قسم کی حکومت شمالی چین کے صوبوں کو دینے کی اب تجویز کی گئی ہے۔ اس میں نئی حکومت کو اپنے خارجی معاملات پر تصرف حاصل نہ ہو گا۔ اس تجویز کے متعلق چینی حکومت جاپان کی رائے معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

تیسری اہم بات یہ ہے۔ کہ چینی حکومت نے باقاعدہ طور پر چینی (Charge d'affaires) چارج ڈی افیرز متعینہ ٹوکیو کے ذریعے جاپانی وزارت خارجہ کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ جس میں ان تمام امور کے متعلق تصفیہ کیا جائے۔ جو چین اور جاپان کے درمیان باعث قضیہ چلے آ رہے ہیں۔ جاپانی نائب وزیر خارجہ نے جواب میں کہا ہے۔ کہ ایسے حالات میں کہ چینی حکومت طلباء کی ایجی ٹیشن کو دبانے کی کوئی کوشش نہ کرے مجوزہ کانفرنس منعقد کرنے کا کیا فائدہ متصور ہو سکتا ہے۔ اس پر چینی چارج ڈی افیرز نے کہا۔ کہ چینی حکومت طلباء کی شورش کو دبانے کی پوری سعی کر رہی ہے۔ اور یہ کہ توقع ہے۔ کہ یہ شورش جلد ہی ختم ہو جائے گی۔ تب جاپانی نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ اس صورت میں جاپان مجوزہ کانفرنس کے بارہ میں غور کرنے کے لئے تیار ہو گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ اگر یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ تو جاپان کی جانب سے سفیر آریوشی نمائندہ ہونگے۔ اور جاپانی کونسل جنرل متعینہ ننکنگ۔ اور جاپانی وزارت خارجہ کے ایسٹ ایشیا سیکشن کے بعض رکن بطور مددگار شامل ہوں گے۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ demilitarized zone میں قائم ہونے والی کامل طور پر خود مختار حکومت کا ارادہ کہ ٹونگکو (Tongku) اور شان ہائی کوان کے ریلوے سٹیشنوں پر قبضہ کرے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے یہ ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اور یہ کہ اس بارہ میں ہوپی چہار کی حکومت اور ایسٹ ہوپی حکومت میں باامن سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس سمجھوتہ کے ہو جانے سے آپس کے تعلقات پر جو خوشگوار اثر پڑا ہے اس کے پیش نظر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کا الحاق ہو جائے۔

پانچویں قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ جاپانی قونصل جنرل متعینہ ننکنگ ٹوکیو آئے ہیں۔ تا کہ چین کے موجودہ حالات کے متعلق مکمل و مفصل رپورٹ وزارت خارجہ میں پیش کریں۔

قابل توجہ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع گورداسپور

سالانہ جلسہ ۱۹۳۵ء پر ہمارے گاؤں کے چند آدمیوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کی۔ اور احمدیت میں داخل ہوئے۔ اس سے پیشتر بھی چند احمدی اس جگہ تھے۔ جو مخالفوں کے شرارت آمیز مظالم کو خاموشی سے برداشت کرتے چلے آ رہے تھے۔ اب نئے بیعت کرنے والے اشخاص کی بیعت کے بعد جہاں مخالفوں کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ وہاں احمدی بھی خاموشی اختیار نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ بھی مالکان دہ میں سے ہیں۔ اس لئے خطرہ ہے۔ کہ فریقین میں تصادم نہ ہو جائے۔ بعض اشخاص کے ذریعہ احمدیوں کو یہ دھمکی دی گئی ہے۔ کہ ان کی بذریعہ تھانہ مرمت کرائی جائے گی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخالف کوئی نہ کوئی فساد کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں افسران ضلع خصوصاً سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع گورداسپور کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں۔ کہ وہ ان لوگوں کی بڑھتی ہوئی شرارتوں کا انسداد کریں۔

خاکسار:۔ حکیم محمد شریف امیر جماعت احمدیہ موضع خرد والہ ضلع گورداسپور

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ سیدا ولد ہسو۔ ابراہیم ولد سیدا ذات جٹ ساکن موضع سارووال عرف دیل پور تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۲/۳ ۱۹۳۶ء تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۵/۱/۳۶

دستخط

(مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ غلام حسین نابالغ ولد خان محمد ذات جٹ ساکن سارووال تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے بولایت مسماۃ نقو والدہ خود درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۲/۳/۳۶ء تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۵/۱/۳۶

دستخط

(مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ نقو ولد عاکو ذات جٹ ساکن موضع بھجلاں تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۲/۳/۳۶ء تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۴/۱/۳۶ء - دستخط۔

(مہر عدالت)

وصیتیں

نمبر ۵۴۲۴ - منکہ بشیرہ بیگم زوجہ حسن الدین صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵/۱۱/۲۶ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اپنی جائداد صرف اس وقت ایک مکان پختہ واقع محلہ دارالرحمت قادیان دارالامان جو کہ پانچ مرلہ میں ہے۔ اس کو میرے خاوند نے حق مہر میں دیدیا ہے۔ اس کی قیمت اندازاً آٹھ سو روپیہ ہے میں ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- بقلم خود بشیرہ بیگم
گواہ شد:- نشان انگوٹھا۔ حسن الدین خاوند موصیہ
گواہ شد:- محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال بقلم خود ۲۶/۱۱

نمبر ۵۴۲۷ - منکہ غلام زہرہ زوجہ شیخ غلام حسن صاحب قوم قریشی عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵/۱۱/۱۴ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف ایکہزار روپیہ حق مہر ہے۔ جو کہ بذمہ شوہر ہے اس کے دسویں حصہ کی آج کی تاریخ سے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے ادا شدہ شمار ہوگی۔ ۳۵/۱۲/۳۰

العبد:- غلام زہرہ زوجہ شیخ غلام حسن صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:- شیخ غلام حسن عفی عنہ کارکن انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:- کمترین محمد صدیق ٹھیکیدار کیمیل پور حال پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی ۳۵/۱۲/۳۰

نمبر ۵۴۲۶ - منکہ عبد الحق کاتب ولد حکیم جان غذید قوم کوکھر پیشہ کتابت عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵/۱۱/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں میری ماہوار آمد اوسطاً ۲۰/ روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد میری ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان

نمبر ۴۴۷۵:۔ منکہ دل محمد ولد وزیر محمد صاحب قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کھارہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ جو ہم پانچ بھائیوں میں مشترک ہے۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کا مالک ہوں۔ زمین زرعی بارہ گھماؤں ایک مکان پختہ جس کی قیمت اس وقت ساڑھے چار ہزار ہے۔ اور اس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ میری تنخواہ ۵۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تنخواہ کا حسب شرائط واقفین زندگی ادا کرتا رہوں گا۔ موجودہ وقت میں ۱۵ فیصدی وضع ہوتا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ ادا کرونگا۔ اور نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ فقط

العبد۔ خاکسار دل محمد عفی عنہ ٭ گواہ شد۔ زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوۃ وتبلیغ ۱/۱/۳۶

گواہ شد۔ مرزا برکت علی احمدی کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ ۱/۱/۳۶ ٭

نمبر ۳۶۶۷:۔ منکہ بشیر احمد ولد میاں محمد امین صاحب مرحوم قوم پراچہ ساول۔ پیشہ ملازمت عمر ساڑھے بائیس سال تاریخ بیعت ۲۳ نومبر ۱۹۲۳ء ساکن بھیرہ ضلع شاہپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴ مئی ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے زرعی زمین واقعہ چاہات مہاشوالہ نوجیاں دار کوڑا واہ و ماموں والہ جن میں پہلے دو چاہات میں سے سولہویں حصہ کا تیسرے چاہ میں سے اڑتالیسویں حصہ کا اور چوتھے میں چونسٹھویں حصہ کا مالک ہوں۔ جن کی کل زمین تقریباً ۲۰ بیگھے بنتی ہے۔ جو میرے حصہ میں آتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک پکار ہائش کا مکان ہے۔ جس کی قیمت اندازاً چھ سو روپیہ ہے۔ اور مندرجہ بالا زمین کی قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے اندازاً چار ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت اڑتالیس روپے چودہ آنے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ (دسواں حصہ) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط ۵/۳۲/۶

العبد موصی: بشیر احمد بقلم خود کلرک دفتر جائنٹ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب ٹرانسفرڈ ڈیپارٹمنٹس لاہور۔ گواہ شد۔ خاکسار علی محمد عفی عنہ کلرک ملٹری اکونٹس لاہور ۵/۳۲/۶

گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ احمدی سب اسسٹنٹ سرجن سنٹرل جیل ہسپتال لاہور ۵/۳۲/۶

نوٹ:۔ یہ وصیت پہلے الفضل ۲۴؍ جلد ۲۰ اور فاروق جلد ۱۷ ۱۶/۳۲/۳۶ میں شائع ہوئی تھی۔ ابھی ولدیت کی غلطی ہوگئی تھی اور ایک فقرہ رہ گیا تھا۔ اس لئے دوبارہ شائع کی جاتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۳۶۶۱:۔ منکہ رشیدہ بیگم بنت مرزا غلام اللہ صاحب مرحوم قوم مغل عمر تخمیناً ۴۲ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر بمع زیور پندرہ سو روپیہ (۱۵۰۰)۔

العبد موصیہ:۔ رشیدہ بیگم بقلم خود ۲۹/۴/۳۲۔

گواہ شد:۔ مرزا برکت علی احمدی کارکن صدر انجمن احمدیہ ۲۹/۴/۳۲ ٭ گواہ شد:۔ قریشی عبداللطیف بقلم خود شوہر موصیہ ۲۹/۴/۳۲ ٭

نمبر ۱۰۱۸:۔ منکہ زینب بنت احمد قوم جولاہا ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس کوئی زیور نہیں ہے۔ اور اپنے مہر مبلغ ۱۵۰ میں سے دسواں حصہ ۱۵ روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور کوئی مجھ کو زیور وغیرہ یا جائیداد غیر منقولہ وغیرہ اللہ تعالےٰ دے گا۔ تو اس میں سے بھی دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کردیتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائیداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اس کے اسی قدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ٭

العبد۔ زینب بقلم مظہر قیوم ۲۹/۱۱/۱۵ نشان انگوٹھا زینب ٭ گواہ شد۔ مظہر حق بقلم خود ٭

گواہ شد۔ افتخار احمد۔

نمبر ۴۴۴۸:۔ منکہ صالحہ جان بنت پیر منظور محمد قوم شیخ ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ جنوری ۱۹۱۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد منقولہ اس وقت ایک ہزار روپیہ قیمت کی ہے۔ اور جائیداد غیر منقولہ ایک مکان مشترکہ واقع قادیان جو آٹھ مرلہ کے قریب ہے۔ اور جس کے تین طرف حضرت خلیفہ اول رضؓ کا مکان ہے۔ اور ایک طرف گلی ہے۔ اس کا نصف حصہ میرا ہے۔ اور نصف حصہ میری چھوٹی ہمشیرہ حامدہ کا ہے۔ ان دونوں کے متعلق میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ مابعد الموت دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان وصول کرے۔ اس مالیت مذکورہ کے علاوہ وفات کے بعد اگر کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو۔ اس میں سے بھی دسواں حصہ وصول کرلیا جائے۔ اور میری نعش مقبرہ بہشتی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان دفن کرے فقط

العبد:۔ راقمہ موصیہ صالحہ بقلم خود ۱۴ جنوری ۱۹۱۵ء

گواہ شد:۔ میر محمد اسحٰق ٭ گواہ شد:۔ منظور محمد بقلم خود

نمبر ۲۸۵:۔ منکہ صغریٰ بیگم بنت منشی صوفی احمد جان مرحوم وزوجہ مولوی حکیم نورالدین رضؓ بھیروی و قادیانی ساکن لدھیانہ حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۱۹۰۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

جس قدر زیور میرے پاس ہے اور جس کی قیمت اس وقت دو ہزار ہے۔ اور جس پر میں بلا شرکت غیرے قابض ہوں۔ اور وہ میری اپنی ملکیت ہے۔ اس کا ۱/۳ حصہ مقبرہ بہشتی میں دیا جاوے۔ اور مقبرہ بہشتی کے قواعد نافذ الوقت کے ماتحت مجلس معتمدین یا جس کے ہاتھ میں انتظام ہو۔ اسے صرف کرے۔ العبد۔ صغریٰ بیگم

گواہ شد:۔ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم بقلم خود ۱۷/۲/۱۹۰۸

گواہ شد:۔ شیخ غلام احمد بقلم خود ۱۷/۲/۱۹۰۸

گواہ شد:۔ نورالدین شوہر موصیہ ٭

نمبر ۴۴۵۶:۔ منکہ عبدالمالک خاں ولد خانصاحب ذوالفقار علی خاں صاحب قوم صدیقی پیشہ تبلیغ عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱/۱۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں تنخواہ ۴۵ روپیہ ماہوار ہے۔ اور اس کے علاوہ آمدن کی کوئی صورت نہیں۔ میں اپنی آمدنی کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا۔ موجودہ وقت میں ۱۵/۱۰۰ حصہ وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کرونگا۔ اور نیز میں اس کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ عبدالمالک خاں مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱/۱۲/۳۵۔ گواہ شد:۔ محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد:۔ رشید احمد ارشد ہیڈ کلرک دعوۃ وتبلیغ قادیان ٭

نمبر ۴۴۶۹:۔ منکہ حسن دین ولد غلام حسن صاحب قوم قریشی پیشہ نجار عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت صرف پانچ مرلے زمین جو کہ محلہ دارالرحمت قادیان میں واقع ہے۔ اور کوئی جائیداد نہیں ہے اس کی قیمت ۱۵۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ تخمیناً ۱۵ روپے ماہوار ہے۔ میں ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا حسن دین

گواہ شد:۔ محمود احمد احمدیہ چیڈیکل ہال قادیان سکرٹری وصایا دارالرحمت قادیان ۱/۱۲/۳۵ ٭ گواہ شد:۔ محمد عبدالغنی انسپکٹر بیت المال بقلم خود

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

علی گڑھ ۲ فروری۔ سر آغا خان علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پرو چانسلر منتخب ہونے کے بعد ۱۱ فروری کو پہلی دفعہ علی گڑھ آئیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ یونیورسٹی کے ارباب بست و کشاد کے ساتھ یونیورسٹی کے لئے فراہمی چندہ کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔

ایران کا اخبار "عرفان" رقمطراز ہے کہ ایران میں ایک جدید قانون منظور کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے مصنفین اور مولفین بغیر اجازت حاصل کئے کوئی کتاب شائع نہ کر سکیں گے۔ جو شخص اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ اسے سزا دی جائے گی۔

نئی دہلی ۲ فروری۔ اسمبلی کے اجلاس میں التوا کی جو تحریکیں متعدد ارکان کی طرف سے پیش کی جائیں گی۔ ان کی تعداد سولہ تک پہنچ چکی ہے ان میں سے ایک تحریک التوا مسٹر گاندھی پر حکومت بنگال کے الزام کے سلسلہ میں پیش کی جائے گی۔

پیرس ۲ فروری۔ وزارت فرانس کی طرف سے حکمت عملی کے اعلان کے وقت آراء شماری میں سوشلسٹوں نے حکومت کے حق میں رائے دینے کا فیصلہ کیا تھا اسوجہ سے موسیو سراؤٹ نے کل تقسیم آراء کے وقت ۹۶ آراء کی اکثریت حاصل کی۔

عدن ۲ فروری۔ افغانستان کے وزیر خارجہ کل عدن پہنچے۔ انہوں نے افغانستان کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ہم اپنے پڑوسیوں سے دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ترکی۔ عراق۔ اور افغانستان کے معاہدہ کا ذکر کیا مزید کہا۔ افغانستان برطانیہ اور روس دونوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے۔

بمبئی ۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ جدید آئین کے ماتحت وزارتیں قبول کرنے کا سوال کانگرس کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ کیونکہ کانگرس کا جو طبقہ وزارتیں قبول کرنے کے حق میں ہے۔ اس کو خدشہ ہے۔ کہ کہیں اسے شکست نہ کھانی پڑے کیونکہ پنڈت جواہر لال نہرو سوشلسٹ ہیں۔ اس لئے عین ممکن ہے کہ وہ نئے آئین کو تباہ کرنے کی رائے دیدیں۔

برلن ۲ فروری۔ ہر ہٹلر نے تین لاکھ فوجی سپاہیوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا ہم اپنی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے جنگ سے قطعاً گریز نہیں کریں گے۔ مزید کہا۔ دنیا بھر میں جلد ہی جرمنی کے حقوق کو تسلیم کر لیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲ فروری۔ کوئٹہ میں زلزلہ سے جو سرکاری عمارتیں منہدم ہو گئی تھیں۔ ان کو از سر نو تعمیر کرنے کا سوال درپیش ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ ان عمارتوں کی تعمیر کے لئے بھاری اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔ اور سات لاکھ روپیہ صرف محکمہ تار و ڈاک پر ہی صرف ہوگا۔

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ریاست پونچھ میں سکھوں نے ایک مسجد کو نذر آتش کر دیا۔ جس سے مسلمانان کشمیر میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔

اخبار "احسان" ۳ فروری لکھتا ہے۔ کہ مالیر کوٹلہ کی انجمن اسلامیہ کے ایک رکن کو بلا وارنٹ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مزید لیڈروں کی گرفتاری کی توقع ہے۔ ریاست میں ہیجان رونما ہے۔ اور مسلمان سخت مشتعل ہیں۔

"معاصر البلاغ" قاہرہ سے رقمطراز ہے کہ برطانوی فوجوں کا مصر میں کئی جگہ پر اضافہ ہوا ہے۔ اور بعض علاقوں میں کچھ برطانوی فوجیں منتقل کی گئی ہیں۔

انقرہ (بذریعہ ڈاک) فیض محمد خاں وزیر خارجہ افغانستان کی اسلامی ممالک میں سیاحت کا مقصد یہ ہے۔ کہ ترکی۔ ایران۔ افغانستان اور عراق کے درمیان حال میں معاہدہ کا جو مسودہ تیار ہوا ہے۔ اس پر آخری دستخط ثبت ہو جائیں۔

عراق (بذریعہ ڈاک) ساحل عراق کی حفاظت کے لئے ۳۶ طیارے تیار رکھے جا رہے ہیں۔ حکومت عراق نے لندن سے بارود۔ رائفلیں اور دیگر اسلحہ کثیر مقدار میں خریدے ہیں۔ تاکہ فوج کی تنظیم کی جائے۔ جو جبری فوجی بھرتی کے اصول پر قائم ہوئی ہے۔

لاہور ۲ فروری۔ پچھلے دنوں پنجاب یونیورسٹی میں اس امر پر بحث ہو رہی تھی۔ کہ میٹرکولیشن تک کس زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے ہندوؤں نے ہندی۔ مسلمانوں نے اردو اور سکھوں نے گورمکھی کی حمایت کی تھی۔ یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد نے یہ تجویز کی تھی۔ کہ پنجابی کو پنجاب میں ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔ مگر اس کی تحریر رومن میں ہو۔ لیکن یہ امر مشکوک ہے کہ اس تجویز کو منظور کیا جائے گا کیونکہ ہندو، مسلمان اور سکھ اس تجویز

کے تمام باشندے منظور کریں گے۔

پٹیالہ ۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ گذشتہ دنوں سے نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم ریاست پٹیالہ بیمار ہیں اور انہیں طویل رخصت دیدی گئی ہے۔ ان کی غیر حاضری میں راجہ ہری کشن کول وزارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔

حیدر آباد ۲ فروری۔ ہز اگزالٹڈ ہائی نس تاجدار دکن نے ایک فرمان جاری کیا ہے کہ ان کی سلور جوبلی کی تقریب پر جس قدر روپیہ جمع ہوگا اس میں سے کم از کم پچیس ہزار حرمین شریفین کے مزدوری ابواب کی تکمیل کے لئے وقف کر دیا جائیگا

قاہرہ ۲ فروری۔ مصر کے مشہور عالم علامہ سید محمد تفتازانی حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ہیں۔ آپ قاہرہ سے مصری بنک کے وفد کے ساتھ اصلاحات حجاز میں حصہ لینے کے لئے حجاز آ رہے تھے۔

کوپن ہیگن (بذریعہ ڈاک) اخبار پولیٹکن کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ حکومت اٹلی جنوبی ٹائرل کے باشندوں پر انتہائی سختی کر رہی ہے۔ اور انہیں جلاوطن کر کے سسلی میں جمع کیا جا رہا ہے دوسروں کو جبراً بھرتی کیا جا رہا ہے۔

پٹنہ ۲ فروری۔ عدالت عالیہ پٹنہ نے ایک شخص کے مقدمہ اپیل میں جو ایک تالاب میں ناجائز طریقہ سے مچھلی کا شکار کھیلنے کے الزام میں ماخوذ تھا۔ ایک قانونی نکتہ نکالا۔ کہ آیا ملزم کو جس نے تالاب میں مچھلی کا شکار کھیلا چوری کا مرتکب قرار دے کر سزا دی جا سکتی ہے یا نہیں فاضل جج نے کہا کہ بہتے ہوئے چشمے یا دریا کی مچھلی کی بابت یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کسی کی ملکیت ہے۔ کیونکہ اس میں مچھلی اپنی مرضی کے مطابق گھوم سکتی ہے۔ وہ مچھلی جو آج اس شخص کے پانی میں ہے۔ کل دوسرے کے پانی میں جا سکتی ہے۔ اور وہ اس وقت تک کسی کی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ جب تک کوئی اسے پکڑ کر نکال نہ لے۔ لہذا بہتے ہوئے چشمے یا تالاب میں مچھلی کا شکار چوری نہیں۔ اس بنا پر فاضل جج نے ملزم کو رہا کرتے ہوئے اسے بے قصور قرار دیا

کراچی ۲ فروری۔ کوئٹہ سے آنے والے بہت سے اشخاص جلد کی ایسی بیماری میں مبتلا ہیں جو نہایت پر اسرار ہے۔ یہ مرض زلزلہ کوئٹہ سے تھوڑا عرصہ بعد ظہور پذیر ہوا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مرض لاشوں کی بدبو کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

نئی دہلی ۲ فروری۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ فیڈرل ہائی کورٹ ہند میں ایک چیف جسٹس اور دو جج ہونگے۔ یہ عدالت ۱۹۳۶ء کے آخر میں قائم کی جائے گی۔ ان ججوں کی قیام گاہوں پر جو روپیہ خرچ آئے گا۔ اس کے متعلق تجاویز اسمبلی کی سٹینڈنگ فائینینس کمیٹی کے روبرو بغرض منظوری پیش کی جائیں گی۔

لاہور ۲ فروری۔ مسجد شہید گنج میں ادائیگی نماز کے لئے جتھے بھیجنے کا آج دسواں روز ہے امرتسر۔ جڑانوالہ۔ اور لاہور کے مختلف علاقہ جات سے متعدد رضاکار آ رہے ہیں۔ آج دو جتھے پانچ پانچ اشخاص پر مشتمل نکالے گئے۔ اس کے بعد چار اور جتھے یکے بعد دیگرے نکلے۔ پولیس نے تمام جتھوں کو گرفتار کر لیا۔

امرتسر یکم فروری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۳ آنے۔ نخود تیار ۲ روپے ۶ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے۔ چاندی دیسی ۵۰ روپے ۸ آنے ہے۔

کلکتہ ۲ فروری۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے جھاریہ کے حادثہ کان کے متعلق مصیبت زدگان سے پیغام ہمدردی کا تار بھیجا ہے۔

لاہور ۲ فروری۔ پنجاب ہندو سبھا کے صدر سیوک رام کو ان کے تار کے جواب میں نواب صاحب بہاولپور کے پرائیویٹ سکرٹری نے لکھا ہے۔ کہ اعلیٰ حضرت نواب صاحب ہر وقت اپنی رعایا کی جائز شکایات سننے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ معقول طریقوں سے کام لیا جائے۔ لیکن وہ اس امر کی اجازت نہیں دے سکتے کہ کوئی غیر ریاستی ان کی رعایا کی نمائندگی کرے جسے معاملات سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

نئی دہلی ۲ فروری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اسمبلی کے کانگرسی اور نیشنلسٹ ممبر مسٹر جوگیش چندر کو جو کہ ہڑتال ترک کرنے کی ترغیب دینے کے لئے لکھنؤ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ عنقریب اسی غرض کے لئے وہ اجلاس طلب کریں گے۔

نئی دہلی ۲ فروری۔ اسمبلی انڈی پنڈنٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر محمد علی جناح عنقریب دہلی پہنچ جائیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی